WWW.PILDAT.ORG

# بھارت کو منڈی تک بلا امتیاز رسائی دینا: مسائل اور چیلنجز
# پاکستانی نکتہ نظر

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

WWW.PILDAT.ORG

# بھارت کو منڈی تک بلاامتیاز رسائی دینا: مسائل اور چیلنجز
## پاکستانی نکتہ نظر

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلامنافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلامنافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی - پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: فروری 2014

آئی ایس بی این: 978-969-558-410-1

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہیڈ آفس: نمبر 1-B، سٹریٹ 11، F-8/3 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45-A، سیکٹر XX، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور، پاکستان
ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078
E-mail: Info@pildat.org; Web: www.pildat.org

# مندرجات

پیش لفظ
مصنف کے بارے میں
خلاصہ 09
تعارف 13
آزاد تجارت کے اثرات 15
عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے اصول۔۔ مستقل آزاد تجارت 17
تاریخ 19
حالیہ تبدیلیاں 23
نتیجہ 27
حوالہ جات 28

## فہرست باکسز اور جدول

باکس نمبر 1: ''پسندیدہ ترین'' کی اصطلاح کیوں؟ 17
باکس نمبر 1: بھارت کی نان ٹیرف رکاوٹیں (NTBs) 23

جدول 1: بین علاقائی تجارت کا حصہ 14
جدول 2: کشیدہ تعلقات والے ہمسایوں کے مابین تجارت 14
جدول 3: دوطرفہ تجارت اور تجارتی توازن کا حجم (منتخب سالوں کے لئے) 22
جدول 4: بھارت سے پاکستان کی بڑی درآمدات و برآمدات 22
جدول 5: مصنوعات کی اقسام کے لحاظ سے متعلقہ حساس فہرستوں کی ساخت 25

## پیش لفظ

بھارت کو ''منڈی تک بلاامتیاز رسائی'' دینا: مسائل اور چیلنجز: پاکستانی نکتہ نظر کو پلڈاٹ نے اس خیال سے تیار کیا ہے کہ اس معاملے پر مبنی برحقائق بحث کے لئے اس کو ایک ڈسکشن پیپر کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔

اس پیپر کو جناب ثاقب شیرانی نے تحریر کیا ہے۔ بوقت تحریر، جناب شیرانی علاقائی معاشی تعاون پر عالمی بنک کے مشیر بھی تھے۔

## اظہار تشکر

پلڈاٹ کی جانب سے اس پیپر کی اشاعت کے لئے عالمی بنک نے مالی تعاون کیا ہے۔

## اظہار لاتعلقی

اس پیپر میں پیش کی گئی آرا مصنف کی ہیں، عالمی بنک گروپ یا پلڈاٹ کی نہیں۔

اسلام آباد
فروری 2014

## مصنف کے بارے میں

ثاقب شیرانی حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ کے سابق معاشی مشیر اور وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے سابق ممبر ہیں اس سے قبل وہ اے بی این ایمرو بنک اور رائل بنک آف سکاٹ لینڈ کے پاکستان میں اکنامکس یونٹ کے سربراہ رہے ہیں۔

اس وقت وہ 2011 میں اسلام آباد میں قائم ہونے والی مائیکرو اکنامکس انسائیٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کے سربراہ ہیں۔ وہ وزارت خزانہ کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے ممبر بھی ہیں۔

# خلاصہ

جنوبی ایشیا' دُنیا کا سب سے زیادہ آباد' سب سے کم ترقی یافتہ اور غیر مربوط خطہ ہے۔اس کی معاشی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ' اس کے دو بڑے ممالک' یعنی بھارت اور پاکستان کے مابین پائی جانے والی کشیدگی اور عدم اعتماد کی تاریخ ہے۔اس تاریخ نے اشیاء اور خدمات' سرمایہ کاری' ٹیکنالوجی' تکنیکی مہارت' ترقیاتی نظریات' سائنسی تعاون' بہترین روایات اور لوگوں کے سرحدوں کے آر پار آزادانہ آمدورفت کو متاثر کیا ہے۔

ممالک اور خطوں کے مابین آزادانہ تجارت کو ترقی اور سرمایہ کاری کیلئے اقتصادی شعبے کا اہم عنصر تصور کیا جاتا ہے اور (تاریخی تجربے کی روشنی میں) دیکھا جاتا ہے۔تاہم' یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک لازمی شرط کے طور پر بلاتعطل' شفاف' مسلسل اور قابل عمل انداز میں مبنی بر قواعد تجارت کا وجود ہو۔

بہتر تجارتی تعلقات' علاقائی استحکام اور امن کی فضا ہموار کرسکتے ہیں اگرچہ یہ اس کی ضمانت نہیں دیتے۔گزشتہ دو دہائیوں کے دوران' تاریخی علاقائی تنازعات رکھنے والے متعدد ممالک نے دوطرفہ مستحکم اقتصادی تعلقات قائم کئے ہیں۔ایشیاء میں اس کی مثال چین کے تائیوان' جاپان اور بھارت سے تجارتی تعلقات ہیں۔ان سب ممالک کے ساتھ چین کے کشیدہ تعلقات کی ایک تاریخ موجود ہے۔

تجارتی تعلقات کی آزادی پر کچھ نمایاں پیش رفت کے نتیجے میں پاکستان اور بھارت کے دوطرفہ تعلقات' پورے جنوبی ایشیاء کے بڑی اقتصادی قوت بننے کی راہ ہموار کرسکتے ہیں۔

زیادہ کھلی بیرونی تجارت' معاشی متغیرات کی ایک بڑی تعداد پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ان میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔ روزگار

۲۔ سرمایا کاری

۳۔ ادائیگیوں کا توازن

۴۔ قیمتیں

۵۔ حکومتی آمدن

مثبت پہلو کے طور پر، آزاد تجارت کے پاکستان اور بھارت دونوں کیلئے ممکنہ فوائد میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔ صارفین کیلئے عمومی کم قیمتیں
۲۔ صنعت کاروں کیلئے سستے خام مال کی فراہمی
۳۔ کاروباری افراد کیلئے بڑی مارکیٹ
۴۔ حکومت کی زیادہ آمدنی
۵۔ غیر متوقع قلت سے مقابلہ، خصوصاً زرعی شعبے میں
۶۔ صنعتوں کی باہمی تجارت میں اضافہ، جس سے علاقائی تجارت میں بہتری آئے گی۔
۷۔ اس شعبے میں تعاون کے ذریعے دونوں ممالک کی توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہوسکیں گی۔

اس کے ساتھ ساتھ، پاکستان اور بھارت کے مابین آزاد تجارت، جنوبی ایشیاء میں پائی جانے والی کشیدگی میں کمی کا باعث بنے گی اور خطے میں پائیدار امن پیدا ہوگا۔ یکساں طور پر اہم بات یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات معمول پر آنے سے پورے سارک خطے میں زیادہ اقتصادی تعاون کیلئے راہ ہموار ہوگی۔ بنگلہ دیش اور نیپال کی منڈیاں پاکستانی برآمدکنندگان کیلئے کھل سکتی ہیں اور پاکستان، بھارتی مصنوعات کیلئے مغربی اور وسطی ایشیا تک رسائی کیلئے چھوٹا زمینی راستہ فراہم کرسکتا ہے۔ یہ عمل پورے خطے کی معیشت کیلئے اہم فوائد فراہم کرسکتا ہے۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تجارتی تعلقات کے مکمل طور پر معمول پر نہ آنے کے باعث جنوبی ایشیا آزاد تجارتی علاقہ (SAFTA) پر مکمل اور موثر عمل درآمد ممکن نہیں ہو پا رہا ہے۔

تاہم، بھارت جیسی وسیع تر، بین الاقوامی سطح پر زیادہ مسابقتی معیشت رکھنے والے ملک کے ساتھ زیادہ کھلی تجارت کے مجموعی اثرات زیادہ غیر مبہم نہیں ہیں۔ مخصوص صنعتوں اور آبادی کے طبقات کو ہونے والے فوائد سے بڑھ کر، زیادہ کھلی تجارت کے وسیع تر اثرات ہوں گے، جن میں سے کچھ مثبت اور کچھ زیادہ مثبت نہیں ہوں گے۔ اگرچہ صارفین، منڈی تک رسائی رکھنے والے برآمدکنندگان اور خام مال کے درآمدکنندگان کو عمومی طور پر فائدہ ہوگا تاہم کچھ شعبوں کو کام ختم ہونے کا تجربہ بھی ہوسکتا ہے۔ پاکستان صنعت کے کچھ شعبوں کو خطرے کا سامنا ہوگا کیونکہ بھارت کے ساتھ آزاد تجارت سے اشیاء کی قیمتوں میں سافٹا قواعد کے مطابق کمی کا امکان ہے۔ اس سے پاکستان کو ''حساس فہرست'' کو کم ترین سطح پر رکھنا پڑے گا جبکہ پاکستانی صنعتکاروں کو مزید کم پیداواری قیمت کے تحفظ کی اجازت دینا ہوگی۔ تاہم یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے پہلے ہی 2007 سے ترجیحی تجارتی معاہدہ (PTA) کے تحت چینی مصنوعات کی تجارت شروع کررکھی ہے اور معیشت کے بہت سے شعبوں کو پہلے ہی چین سے مسابقت کا سامنا ہے۔

اگرچہ آزاد تجارت شروع ہونے کے بعد پاکستان کی بھارت کیلئے برآمدات میں اضافہ ہوگا تاہم اس حوالے سے کئے گئے متعدد سروے اس جانب اشارہ کررہے ہیں کہ پاکستانی برآمدات، بھارتی برآمدات سے کم ہوں گی۔ اس کی وجہ درج ذیل عوامل ہوسکتے ہیں:

۱۔ زراعت اور ٹیکسٹائل میں پاکستانی برآمدات کا شامل نہ ہونا۔ یہ شعبے آزادانہ تجارت کے لحاظ سے ہمارے زیادہ پیداواری شعبے تصور کئے جاتے ہیں۔
۲۔ نان ٹیرف رکاوٹوں (NTBs) کے استعمال اپنے زرعی شعبے کو دی جانے والی زیادہ سبسڈی اور پاکستان سے متعلق زیادہ تر پیداواری شعبوں میں پسندیدہ ترین قوم کے تحت زیادہ نرخوں کے اطلاق سے بھارت کو زیادہ فائدہ ہوگا؛
۳۔ یہ حقیقت کہ بھارت وہ اشیاء کم درآمد کرتا ہے جو پاکستان برآمد کرتا ہے جبکہ پاکستان وہ اشیاء زیادہ درآمد کرتا ہے جو بھارت برآمد کرتا ہے۔

اگرچہ NDMA/MFN معاہدے کے تحت بھارتی برآمدات، پاکستانی برآمدات سے بڑھ جائیں گی تاہم پاکستان کے مجموعی تجارتی توازن میں زیادہ بگاڑ متوقع نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت سے پاکستان آنے والی درآمدات ان مہنگی اشیاء کی جگہ لے لیں گی جو تیسرے ممالک سے درآمد کی جارہی ہیں۔

دونوں ممالک کے درمیان آزاد تجارت کے فوائد کے مکمل ادراک کیلئے ضروری ہے کہ بھارت اور پاکستان چیلنجوں کو قبول کریں اور تنازعات کا حل تلاش کریں جو دونوں جانب سے تجارت پر غیر موافق طور پر اثر انداز ہورہے ہیں۔
ان میں سے چند ایک زیادہ اہم معاملات درج ذیل ہیں:

۱۔ پاکستانی برآمدات پر بھارت کی جانب سے دی جانے والی محدود رسائی، جس کا ثبوت زرعی اور ٹیکسٹائل کے شعبوں میں ٹیرف کی زیادہ شرح ہے، جبکہ یہ شعبے پاکستان کے زیادہ مسابقتی شعبے تصور کئے جاتے ہیں اور بھارت نے انہیں حساس فہرست میں رکھا ہے۔
۲۔ بھارت کی جانب سے نسبتاً زیادہ تجارتی پابندیوں پر عمل درآمد، جس میں نان ٹیرف پابندیوں اور نان ٹیرف اقدامات کا وسیع استعمال شامل ہے۔
۳۔ اپنے زرعی شعبے میں لبرل سبسڈی کی فراہمی۔ بیکن ہاؤس آئی۔ پی۔ پی (ستمبر 2012)[1] کے مطابق 09-2008 میں بھارت نے زراعت کے شعبے میں 53 بلین امریکی ڈالر کی سبسڈی دی، جو جی۔ ڈی۔ پی کا 5.2 فیصد ہے۔ اس کے مقابلے میں 11-2010 میں پاکستان نے اسی رپورٹ کے مطابق زرعی شعبے میں 2.7 بلین امریکی ڈالر کی سبسڈی دی جو جی۔ ڈی۔ پی کا 1.2 فیصد ہے۔
۴۔ بھارت کے دو ممالک بنگلہ دیش اور سری لنکا سے ٹیکسٹائل اور لباس کی مصنوعات کے حوالے سے موجود ترجیحی معاہدوں نے پاکستانی ٹیکسٹائل کی برآمدات کی منڈیوں تک زیادہ رسائی کی صلاحیت کو کمزور کردیا ہے۔

۵۔ بھارت کو پسندیدہ ترین قوم (MFN) ' جسے اب نام بدل کر منڈی تک بلا امتیاز رسائی کا نام دیا گیا ہے' کا درجہ دینے سے پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لئے پاکستان کی ناکافی تیاری۔

وہ معاملات جن کے بارے میں پاکستان کی جانب سے زیادہ تیاری کی ضرورت ہے' درج ذیل ہیں:

۱۔ بھارت کے ساتھ آزاد تجارت کے اثرات پر جامع تحقیق کا انعقاد ردعمل کے حوالے سے پاکستان کی معیشت کے کلیدی شعبوں پر بھارت کے ساتھ آزاد تجارت کے اثرات کا جائزہ لینے کیلئے بھارت اور پاکستان کے مشترکہ بزنس فورم (IPJBF) کی سرپرستی میں متعدد مطالعے منعقد کئے جا رہے ہیں۔

۲۔ اب تک ہونے والے جائزوں کے مطابق پاکستان کو اپنی صنعتوں کو پہنچنے والے ممکنہ نقصانات کا تعین کرنے کیلئے اپنی صلاحیت بڑھانے اور ضروری حفاظتی اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

۳۔ طریق کار کو آسان کرنے' متعدد ایجنسیوں کی مداخلت کم کرنے اور بہتر روابط سمیت سرحدی چوکیوں پر تجارتی سہولتوں کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ضروری بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے کی بھی ضرورت ہے۔

اگرچہ ممالک کے مابین آزادانہ تجارت مجموعی طور پر سودمند ہے' تاہم عارضی طور پر اس عمل کے ''فاتح'' اور ''مفتوح'' ہو سکتے ہیں۔

اقتصادی صلاحیت کی کمی' زیادہ پیداواری اخراجات کم استعداد یا بھارت میں سبسڈی کی وجہ سے پاکستان کے درج ذیل شعبے بھارت سے مسابقت میں کمزور سمجھے جاتے ہیں:۔

۱۔ زراعت

۲۔ آٹوز

۳۔ سٹیل

۴۔ انسانی ساختہ Filament (جیسے پولی ایسٹر فائبر اور Viscose یارن)

۵۔ الیکٹرانک مصنوعات

۶۔ لائٹ انجینئرنگ (مشینری اور مکینکل مصنوعات) اور

۷۔ ادویات سازی

اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی ہے کہ پاکستان کی جانب سے بھارت کو پسندیدہ ترین قوم کا درجہ دینے پر SAFTA قواعد کے تحت ٹیرف لبرلائزیشن پروگرام کے نفاذ کا اطلاق ہو جائے گا' اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پاکستان کی حساس فہرست میں شامل 100 اشیاء کے علاوہ پاکستانی صنعت کو حاصل ٹیرف تحفظ تقریباً مکمل طور پر ختم ہو جائے گا۔ جس سے اس کو اور بعض دیگر شعبوں کو نقصان کا سامنا ہوگا۔

تاہم' بالآخر' اگر یہ عمل مکمل تیاری اور انصاف سے کیا گیا تو پاکستان اور بھارت دونوں ممالک کو اشیاء اور خدمات' سرمایا کاری اور لوگوں کی آزادانہ آمد و رفت کا فائدہ ہوگا۔

# تعارف

1948 میں GATT کے تحت، قواعد وضوابط کی بنیاد پر کثیر ملکی تجارتی نظام (عالمی تجارتی تنظیم WTO کی پیش رو) کے آغاز کے بعد عالمی تجارت میں اضافے سے عالمی معیشت کے حجم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ 1948 سے 2012 تک اقوام کے مابین تجارت کا حجم 59 بلین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 17,930 بلین امریکی ڈالر (یا 304 گنا) ہو گیا ہے۔ بین الاقوامی تجارت کے مشترکہ کثیر ملکی نظام اپنانے کے بعد سے دُنیا میں خوشحالی کا دور دورہ ہوا۔

گزشتہ تین دہائیوں کے دوران، دُنیا کے متعدد ترقی پذیر ممالک، جو برآمدات کے لحاظ سے پہلے بہت پیچھے تھے، ابھرتی ہوئی اقتصادی طاقت کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ممالک وہ ہیں جنہوں نے آزاد معیشت اور نسبتاً آزاد درآمد سے فائدہ اٹھایا۔ چین اس کی نمایاں مثال ہے جو ترقی پذیر ملک تھا لیکن برآمدات کی وجہ سے اس کی معیشت میں استحکام آیا۔ بھارت بھی عالمی تجارت میں آگے آیا ہے۔ تاہم، پاکستانی برآمدات اس کے مقابلے میں بہت سست روی سے بڑھی ہیں۔

چین کے برعکس، جہاں بیرونی تجارت، علاقائی کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر رہی، پاکستان اور بھارت کی بیرونی تجارت زیادہ تر جنوبی ایشیائی خطے کے اندر کی بجائے باہر زیادہ رہی۔ لہذا سارک خطے کے مابین تجارت کا حصہ دنیا کے کسی بھی خطے سے کم ترین ہے۔

اس کے علاوہ، جنوبی ایشیائی خطہ بالخصوص پاکستان، ایشیاء میں بڑھتے ہوئے اقتصادی مرکز میں وسیع تبدیلی کا فائدہ اٹھانے میں سست روی کا شکار ہے۔ لہذا پاکستان، آبادی اور اقتصادی لحاظ سے خطے کے دو بڑے ممالک کا پڑوسی ہونے کے باوجود اس کے ثمرات سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہا ہے۔ بھارت کے ساتھ بہتر تجارتی تعلقات بداعتمادی، تنازعات اور کشمکش سے متاثر رہے ہیں۔ امن کی جانب کی گئی کوششوں کو آگے بڑھانے کا عمل دونوں ممالک کے مابین ان اختلافات کے باعث رکاوٹوں کا شکار رہا ہے کہ آیا تمام معاملات پر ''جامع مذاکرات'' ہونے چاہیں (جس کا پاکستان حامی ہے) یا پھر منتخب معاملات (جیسے آزاد تجارت) پر بات ہونی چاہیے (جو بھارت کی خواہش ہے)۔

سرحدی اور دیگر تنازعات کے باوجود دو ممالک کے مابین تجارت کے فروغ کے لئے کی گئی کئی کوششوں کی مثالیں موجود ہیں۔ جدول 2 میں کچھ نمایاں مثالیں دی گئی ہیں:

### جدول 1: بین علاقائی تجارت کا حصہ

| | برآمدات کا حجم (بلین امریکی ڈالر) | دُنیا کا حصہ (فیصد) | بین علاقائی تجارتی حجم (بلین امریکی ڈالر) | حصہ (فیصد) |
|---|---|---|---|---|
| یورپی یونین | 6039 | 34 | 3906 | 65 |
| NAFTA | 2282 | 13 | 1102 | 48 |
| ASEAN | 1242 | 7 | 315 | 25 |
| Mescosus | 353 | 2 | 54 | 15 |
| Andean | 134 | 1 | 9 | 7 |
| سارک | 363 | 2 | 19 | 5 |

ماخذ: بین الاقوامی تجارتی اعدادوشمار، WTO؛ عالمی اشارات ترقی؛ عالمی بینک

### جدول 2: باہمی تنازعات والے ممالک کے مابین تجارت

| ممالک | دوطرفہ تجارت امریکی ڈالر بلین میں | دونوں ممالک کی کل تجارت کا فیصد | علاقائی تنازعہ |
|---|---|---|---|
| چین۔جاپان | 332.6 | 6.0% | Diaoyu/Senkaku Islands |
| چین۔تائیوان | 169.0 | 3.8% | تائیوان (کی حیثیت) |
| چین۔بھارت | 65.5 | 1.4% | Aksai Chin |
| Memo | | | |
| پاک۔بھارت | 2.1 | 0.2% | کشمیر، سیاچین، سر کریک |

ماخذ: متعلقہ ادارہ قومی تجارت اعدادوشمار

## باہمی تجارت کے اثرات

زیادہ کھلی تجارت، متعدد معاشی متغیرات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ ان میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔ روزگار
۲۔ سرمایا کاری
۳۔ قیمتیں
۴۔ ادائیگیوں کا توازن
۵۔ حکومتی آمدنی

ان میں سے کچھ پر ہونے والے اثرات کا مختصر جائزہ ذیل میں دیا جا رہا ہے:

### ۱۔ روزگار

آزاد تجارت سے اندرونی روزگار پر جو عوامل اثر انداز ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اندرونی کمپنیوں میں مقابلہ کی فضا؛ کم قیمت بھارتی سپلائرز کی جانب سے پاکستانی فرموں سے خام مال کی خریداری سے پیداواری لاگت کم ہوگی اور عالمی سطح پر مسابقت میں اضافہ ہوگا؛

۲۔ معیشت کا حجم؛ پاکستانی کمپنیوں کیلئے ایک بڑی ممکنہ برآمدی منڈی کی دستیابی، بڑے پیمانے پر معاشی فوائد کا باعث ہوسکتی ہے۔ تاہم مجموعی فائدہ اس وقت ہوگا اگر بھارتی منڈی تک برآمدی رسائی موجودہ برآمدی منڈیوں تک رسائی کے علاوہ ہوگی۔ اگر بھارتی منڈی تک رسائی، موجودہ منڈیوں تک رسائی ختم کر کے کی جائے گی تو اس کا مجموعی فائدہ صفر ہوگا۔ (یعنی مثبت فائدے کیلئے ضروری ہے کہ تجارتی مواقع کی فراہمی تجارتی تبدیلی سے زیادہ ہو)

۳۔ مسابقت میں اضافہ؛ روزگار پر ایک ممکنہ منفی اثر، کم قیمت بھارتی مصنوعات سے بعض پاکستانی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مسابقت کے نتیجے میں سامنے آسکتا ہے۔ جن پاکستانی صنعتوں کو بھارت سے مسابقت کی صورت میں خطرہ ہے ان میں آٹو انڈسٹری (کاریں، موٹرسائیکلیں، آٹو پارٹس، مینوفیکچررز)، سٹیل، ادویات سازی، ٹیکسٹائل اور انجینئرنگ کے کچھ شعبے شامل ہیں۔

۴۔ بین الاقوامی اداروں کی منتقلی؛ اگرچہ وہ بین الاقوامی کمپنیاں جو پاکستان میں کام کر رہی ہیں وہ بھارت میں بھی موجود ہیں، تاہم ممکنہ طور پر یہ کمپنیاں بہتر مواقع اور اقتصادی حجم میں اضافے کے لئے پاکستان سے بھارت منتقل ہوسکتی ہیں۔

### ۲۔ قیمتیں

آزاد تجارت کے نتیجے کے طور پر تجارتی اشیاء کی صارف قیمتوں میں درج ذیل وجوہات کی بناء پر کمی ہونی چاہیے:

۱۔ تیار اشیاء کی کم قیمت پر درآمد
۲۔ سستے خام مال کی فراہمی کی بنیاد پر تیار شدہ اشیاء کی قیمت کم ہونی چاہیے۔

### ۳۔ حکومتی آمدن

حکومتی آمدن پر مجموعی اثر کا دارومدار درج ذیل عوامل پر ہے:

۱۔ تجارتی مواقع: دوطرفہ تجارت میں اضافے سے حکومت کو کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی مد میں اضافی آمدن ہوگی؛

۲۔ غیر رسمی تجارت کی باقاعدہ تجارت میں تبدیلی: درآمدی نرخوں میں کمی سے دوطرفہ باقاعدہ تجارت میں اضافے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ باقاعدہ تجارت میں اضافے سے حکومتی آمدن میں اضافہ ہوگا۔

۳۔ دوسری جانب، ملکی صنعتوں پر مضر اثرات یا بیرونی سرمایا کاری میں کمی کے نتیجے میں ٹیکس کی وصولیوں میں ممکنہ کمی ہو سکتی ہے۔

تاہم، بین الاقوامی سطح پر قابل قبول اور مبنی بر انصاف اصولوں کے تحت کی گئی آزاد تجارت، سرمایا کاری اور اقتصادی ترقی میں مدومعاون ہو سکتی ہے؛ یہ بات نہ صرف اقتصادی آداب کے مطابق ہے بلکہ بین الاقوامی تجربہ بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

اوپر دیئے گئے فوائد کے علاوہ، بھارت کے ساتھ آزاد تجارت کے نتیجے میں پاکستان کو درج ذیل اہم فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں:۔

الف) گھریلو سپلائی کی قلت پر قابو پانا، خصوصاً زرعی پیداوار کے حوالے سے، جو سرحدوں سے نسبتاً تیزی سے درآمد کی جا سکتی ہیں۔

ب) توانائی کے شعبے میں دوطرفہ اور علاقائی تعاون میں اضافے کے ذریعے پاکستان کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے میں پاکستان اور بھارت میں بین علاقائی تجارت، سرحد پار سرمایا کاری اور لوگوں کی آمدورفت سے ''امن عمل'' کا آغاز ہو سکتا ہے۔ جس سے پورے جنوبی ایشیائی خطے میں تبدیلی آسکتی ہے۔ بنگلہ دیش اور نیپال کی منڈیاں پاکستانی برآمد کنندگان کیلئے کھل سکتی ہیں، جبکہ پاکستان، بھارتی مصنوعات کو مغربی اور وسطی ایشیاء تک رسائی کیلئے چھوٹا زمینی راستہ فراہم کر سکتا ہے۔ پورے سارک خطے کے اقتصادی روابط گہرے ہو سکتے ہیں جس کے نتیجے میں زیادہ سرمایا کاری، اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع میسر آسکتے ہیں۔

کشیدہ تعلقات والے ممالک کے مابین آزاد تجارت کی مثالوں میں 1970, 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں امریکا اور جاپان اور 2000 سے اب تک امریکا اور چین شامل ہیں۔ حال ہی میں 2011 سے چین کی بھارت میں برآمدات میں ہونے والے تیزی سے اضافہ سے بھارت کے دوطرفہ تجارتی توازن میں کمی آئی ہے جس کے نتیجے میں بھارت کے پالیسی ساز حلقوں اور میڈیا میں بے چینی پائی جارہی ہے۔

آزاد تجارت کے اہم فوائد اسی وقت حاصل ہوں گے جب بھارت اور پاکستان ایک دوسرے کی برآمدات کو اپنی منڈیوں تک کھلی رسائی دیں گے۔

## WTO کے اصول۔۔۔ مستقل آزاد تجارت

کثیر ملکی تجارتی نظام جن بنیادی اصولوں پر قائم ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

### ا۔ بلا امتیاز تجارت

پسندیدہ ترین قوم (MFN): دیگر ممالک کے ساتھ مساوی سلوک:

دُنیا کے زیادہ تر ممالک کثیر ملکی تجارتی اصول کے جس بنیادی ستون پر متفق ہیں وہ ہر ملک کا اپنے تجارتی شریک کے ساتھ ''عدم امتیاز'' ہے؛ یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ یہ ٹیرف اور ٹریڈ پر عمومی معاہدے (GATT) کا پہلا آرٹیکل ہے۔

**باکس 1: ''پسندیدہ ترین'' کی اصطلاح کیوں؟**

پسندیدہ ترین قوم یا MFN کی اصطلاح ایک تضاد معلوم ہوتی ہے۔ اس سے ''خصوصی سلوک'' کا تاثر ملتا ہے۔ لیکن WTO میں اس کا اصل مفہوم ''عدم امتیاز'' یعنی سب کے ساتھ مساوی سلوک ہے۔

اصل میں ہوتا یہ ہے کہ WTO کے تمام اراکین ایک دوسرے کے ساتھ ''پسندیدہ ترین'' تجارتی شریک کے طور پر مساوی سلوک کرتے ہیں۔

اگر کوئی ملک کسی دوسرے ملک کے ساتھ تعلقات بہتر بناتا ہے تو اسے ایسا تمام ممالک کے ساتھ کرنا پڑے گا تا کہ وہ تمام ''پسندیدہ ترین'' رہیں۔

MFN اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر ملک اپنے 140 ساتھی ملکوں کے ساتھ مساوی سلوک رکھے۔

ماخذ: عالمی تنظیم برائے تجارت

یہ ''پسندیدہ ترین قوم (MFN)'' کا درجہ دینے کا تصور ہے۔ جس پر پاکستان میں بہت بحث کی جاچکی ہے۔

لہٰذا GATT کے ایک دستخط کنندہ ہونے کے ناطے ''کوئی ملک'' عام حالات میں، مختلف ممالک سے آنے والی ایک جیسی مصنوعات پر مختلف ٹیرف اور کسٹم ڈیوٹی عائد نہیں کرسکتا۔ یا ایسا نہیں کرسکتا کہ کسی ملک سے آنے والی ایک جیسی مصنوعات کی برآمد پر پابندی عائد کردے اور ویسی ہی مصنوعات کی کسی دوسرے ملک سے برآمد کی اجازت دے دے۔ (تاہم اگر اس کی وجہ ماصول کا تحفظ یا عوامی صحت کا تحفظ ہے تو ایسا کیا جاسکتا ہے)۔

اگر پاکستان کسی تجارتی شریک کو کوئی خصوصی رعائت دیتا ہے، مثلاً اس کی مصنوعات پر کسٹم ڈیوٹی میں کمی، تو اسے یہ رعائت WTO کے تمام ارکان کو دینا ہوگی۔

WTO قواعد میں استثنٰی دینے کی گنجائش تو ہے لیکن ''تحفظ'' اور ''معیار'' کے تابع ہی ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ممالک ترجیحی تجارتی بلاک یا آزاد تجارتی علاقے (FTAs) قائم کرسکتے ہیں بشرطیکہ اس ذیلی گروپ کو دیئے جانے والے فوائد WTO کے دیگر ممالک پر لاگو نہ ہوں۔

اس کی ایک مثال پاکستان کا چین کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدہ

(PTA) یا بھارت کا بنگلہ دیش اور سری لنکا کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدہ ہے۔

**قومی سلوک: برآمدی اور مقامی اشیاء سے یکساں سلوک**

قواعد کی بنیاد پر ہونے والی عالمی تجارت میں ''غیر امتیازی سلوک'' کا دوسرا اصول یہ ہے کہ جب برآمدی اشیاء مقامی منڈی تک پہنچ جائیں تو ان اشیاء اور مقامی اشیاء کے ساتھ مساوی سلوک ہونا چاہیے۔ ایسا اس وقت ہونا چاہیے جب Intellectual Property کی کوئی مصنوعات، خدمت یا اشیاء مارکیٹ میں داخل ہو جائیں۔ لہذا برآمدات پر کسٹم ڈیوٹی کا نفاذ ''قومی سلوک'' کی خلاف ورزی میں نہیں آتا۔

**۲۔ آزاد تجارت**

کثیر ملکی تجارت کیلئے WTO کا دوسرا بنیادی اصول، تجارتی رکاوٹوں میں کمی ہے تاکہ تجارت کی حوصلہ افزائی کا ایک ذریعہ مانتے ہوئے ٹیرف اور نان ٹیرف نوعیت کی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔

**۳۔ امکانات**

WTO میں ممالک نے معاہدوں کے ذریعے اشیاء اور خدمات کے لئے اپنی منڈیوں کو کھولنے پر اتفاق کیا ہے۔ اشیاء کی صورت میں ان معاہدوں کا مطلب کسٹم ڈیوٹی کی شرحوں کی حد مقرر کرنا ہے۔

**۴۔ صحت مند مسابقت کی فضا پیدا کرنا**

اگرچہ WTO قواعد کے تحت بیشتر ممالک نے زیادہ آزاد تجارت پر اتفاق کیا ہے، تاہم کئی ممالک کو دیگر ممالک سے برآمدات کا مقابلہ کرنے کیلئے نان ٹیرف رکاوٹوں کے استعمال اور سبسڈی فراہم کر کے یا دیگر کسی طرح کے تحفظ کے ذریعے اپنے مقامی صنعت کاروں کو ''غیر منصفانہ مفاد'' یا تحفظ فراہم کرنا پڑتا ہے۔ یہ آزاد تجارت کی روح کے منافی ہے۔

**۵۔ ترقیاتی اور اقتصادی اصلاحات کی حوصلہ افزائی**

بین الاقوامی مسابقت میں تیزی لانے والے عمل یعنی اشیاء اور خدمات کی سرحد پار زیادہ آزادانہ تجارت کیلئے ضروری ہے کہ ممالک میں تجارت کے حوالے سے اصلاحات لائی جائیں۔

## تاریخ

1947 میں برطانیہ سے آزادی پانے کے بعد پاکستان اور بھارت میں دوطرفہ تجارت بلاتعطل جاری رہی ہے۔ اگرچہ یہ محدود سطح تک رہی ہے اور اسی دوران اس میں رکاوٹیں بھی آتی رہی ہیں۔

اس طرح ''آزادی کے وقت' پاکستان اور بھارت ایک دوسرے پر خاصا انحصار کرتے تھے'' (بیکن ہاؤس IPP, 2012)۔ 49-1948 میں بھارت کو پاکستانی برآمدات کا حجم اس کی عالمی برآمدات کا 23.6 فیصد تھا۔ جبکہ بھارتی برآمدات' پاکستان کی مجموعی درآمدات کے 50.6 فیصد کے برابر تھیں (ایضاً)۔

1952 میں پاکستان اور بھارت کے مابین دوطرفہ سرکاری تجارت کا حجم 126 ملین امریکی ڈالر تھا۔ جس میں بھارت کو پاکستانی برآمدات 114 ملین ڈالر اور بھارت سے درآمدات 12 ملین ڈالر تھیں۔

تاہم ''پاکستان کے بھارت کے ساتھ اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو چیلنجز کا سامنا تھا''۔ جب ان دونوں ممالک کا تنازعہ 1950 کی دہائی میں بڑھ گیا تو دونوں ممالک کی تجارت اور کم ہوگئی۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں نو سال کا وقفہ اس وقت آیا جب دونوں ممالک کے مابین 1965 میں جنگ ہوئی جس کے نو سال بعد 1974 میں دونوں ممالک میں تجارت کی بحالی کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔

1996 میں بھارت نے پاکستان کو 'پسندیدہ ترین قوم' کا درجہ دے دیا۔ اس کے بعد سے پاکستانی برآمدات 1996 کے 41 ملین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 2013 میں 328 ملین امریکی ڈالر یعنی 8 گنا ہوگئیں۔ ان 17 سالوں کے دوران بھارتی برآمدات 95 ملین امریکی ڈالر سے بڑھ کر 1810 ملین امریکی ڈالر یعنی 20 گنا ہو گئیں۔ دوطرفہ تجارت میں اس عدم توازن کی ممکنہ وجوہات اگلے حصے میں آ رہی ہیں۔

13-2012 تک دونوں ہمسایہ ممالک میں تجارتی حجم 2137 ملین امریکی ڈالر تک جا پہنچا ہے۔ تاہم' دوطرفہ تجارت میں دونوں ممالک کی عالمی تجارت میں حصہ اب بھی بہت کم ہے اور اس صلاحیت سے بہت کم ہے جو مختلف جائزوں کے نتیجے میں سامنے آئی ہے جس کے مطابق اس کو موجودہ حجم سے 1.5 سے 27 گنا تک ہونا چاہیے۔

رسمی (سرکاری) تجارت کے علاوہ دونوں ممالک کے مابین غیر سرکاری سطح پر خاصی غیر رسمی تجارت بھی ہوتی ہے۔ دونوں ہمسایہ ممالک کے مابین غیر رسمی تجارت سرحد پار سمگلنگ کے علاوہ تیسرے ممالک کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔ پاکستان اور بھارت میں غیر رسمی تجارت کے حوالے سے دبئی سب سے بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

اگرچہ دونوں ممالک نے 1948 میں GATT معاہدے پر دستخط کئے تھے' تاہم ایک طویل عرصے تک ان دونوں ممالک کے مابین دوطرفہ تجارت کثیر ملکی تجارتی نظام سے ایک ''استثنا'' کے تحت ہوتی رہی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے اگلا حصہ)

### قانونی حیثیت

GATT معاہدے پر دستخط کرنے کے باوجود دونوں ممالک نے ایک دوسرے کو ''پسندیدہ ترین قوم'' کا درجہ دینے سے پرہیز کرنے کیلئے GATT معاہدے کے آرٹیکل XXIV ''خصوصی بندوبست'' کے الفاظ کا سہارا لیا ہے۔

GATT کے آرٹیکل XXIV کی متعلقہ ضمن میں تحریر ہے کہ:
''بھارت اور پاکستان کے آزادانہ ریاستوں کے قیام کی حیثیت سے پیدا ہونے والے غیر معمولی حالات کے تناظر میں اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ یہ دونوں ایک طویل عرصے تک ایک اقتصادی اکائی رہے ہیں، معاہدے کے فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ اس معاہدے کے مندرجات، دونوں ممالک کو اپنے مابین تجارت کے حوالے سے خصوصی بندوبست کرنے میں مانع نہیں ہوں گے۔ جب تک کہ ان کے مابین مستقل بنیادوں پر باہمی تجارتی روابط قائم نہیں ہو جاتے۔''

اگرچہ بھارت نے 1996 میں پاکستان کو پسندیدہ ترین قوم کا درجہ دے دیا تھا، تاہم پاکستان نے ''خصوصی بندوبست'' کا سہارا لے کر بھارت کو یہ درجہ نہیں دیا۔ اس طرح پاکستان کو ''مثبت فہرست'' کی برقراری کا قانونی جواز فراہم ہو گیا۔ تاہم، ایک مطالعے کے مطابق، بالخصوص بھارت کو پسندیدہ ترین قوم کا درجہ دینے کے بعد، مثبت اور منفی دونوں فہرستیں، WTO کے تحت پاکستان کی ذمہ داریوں کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔ (ایڈم سمتھ انٹرنیشنل، 2012)

دوسری جانب، ''حساس فہرستیں'' نہ صرف WTO قواعد کے عین مطابق ہیں بلکہ آزاد تجارتی علاقوں (FTAs) یا علاقائی تجارتی معاہدوں (RTAs) کے تحت ہیں۔ تاہم، بھارت اور پاکستان کی جانب سے دو طرفہ حساس فہرستوں کی برقراری SAFTA معاہدے کی خلاف ورزی ہو گی۔

اگرچہ یہ بات کم از کم قانونی نکتہ نظر سے سیاسی طور پر ناپسندیدہ ہو یا معاشی طور پر ممکن نہ ہو، لیکن بظاہر ایسا نظر آتا ہے کہ پاکستان GATT کی اس شق ''خصوصی بندوبست'' کا سہارا لے کر بھارت کو MFN کا درجہ نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت نے 1996 سے پاکستان کو WTO کو ریفر نہیں کیا ہے کیونکہ اس نے MFN کا درجہ دینے کا جوابی عمل نہیں کیا۔

## جدول 3: دوطرفہ تجارت اور تجارتی توازن کا حجم (منتخب سالوں میں)

| سال | تجارتی حجم (دوطرفہ) امریکی ڈالر (ملین میں) | تجارتی توازن (پاکستان) |
|---|---|---|
| 1952 | 126 | 102 |
| 1965 | 73 | 19 |
| 1996 | 180 | -53 |
| 2005 | 806 | -489 |
| 2013 | 2137 | -1482 |

**ماخذ: پاکستان ادارہ اعداد و شمار؛ UN Comtrade ڈیٹا بیس**

## جدول 4: پاکستان کی بھارت کو بڑی برآمدات / درآمدات

پاکستان کی بھارت کو 5 سب سے زیادہ برآمدات / درآمدات (2010-11)

| پاکستانی برآمدات | امریکی ڈالر (ملین میں) |
|---|---|
| کھجور | 46 |
| سیمنٹ | 43 |
| کیمیکل | 20 |
| کپڑا | 20 |
| چمڑا | 12 |
| | |
| پاکستانی درآمدات | |
| خام کپاس | 372 |
| کیمیکل | 237 |
| ہائیڈروکاربن | 168 |
| سویابین آئل کیک | 141 |
| سبزیاں | 100 |

**ماخذ: SBP**

## حالیہ تبدیلیاں

بھارت کی جانب سے 1996 میں پاکستان کو ''پسندیدہ ترین قوم'' کا درجہ دیئے جانے کے بعد، تقریباً پندرہ سال کا وقفہ اس وقت آیا جب دونوں ممالک کے مابین دوطرفہ آزاد تجارت، تعلقات کی کشیدگی کے ہاتھوں یرغمال بنی رہی۔

2011 کے بعد سے تاہم، پاکستان اور بھارت کے مابین آزاد تجارت کے حوالے سے مثبت تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں جب پاکستان نے اصولی طور پر بھارت کو پسندیدہ ترین قوم کا درجہ دینے کا فیصلہ کرلیا (MFN کو اب منڈی تک بلا امتیاز رسائی کا نام دیا گیا ہے NDMA)۔ اس کے علاوہ زیادہ محدود مثبت فہرست کی اشیاء جن کی بھارت سے درآمد کی جاتی ہے انہیں منفی فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے۔

اس کے نتیجے میں 10,000 ٹیرف لائنوں میں سے 1209 (یا تقریباً 18 فیصد) کو منفی فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ جبکہ بقیہ اشیاء کو اب درآمد کیا جاسکتا ہے۔ یہ ان 2000 اشیاء کے مقابلے میں ہے جنہیں سابقہ مثبت فہرست میں رکھا گیا تھا۔

منفی فہرست کی طرف پیش رفت ایک اہم تبدیلی ہے جس کے مطابق اب بھارت سے 82 فیصد تجارتی اشیاء کی درآمد کی اجازت ہے جو پہلے 27 فیصد تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کچھ صنعتی شعبوں کو ایک حد تک تحفظ فراہم کرتے ہوئے، پاکستان نے اپنے زرعی شعبے کو تقریباً پوری طرح بھارت سے درآمد کے لئے کھول دیا ہے۔[2]

پاکستان کی جانب سے بھارت کو رسمی طور سے MFN درجہ دیئے جانے سے SAFTA قواعد کے تحت Trade Liberazation Program میں بھی تیزی آنے کی توقع ہے جس سے پاکستان اور بھارت کو حساس فہرستوں میں کمی کرنا ہوگی اور SAFTA ارکان کیلئے دیگر اشیاء درآمدی ڈیوٹی کو کم کرکے 0-5 فیصد کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ، جنوب ایشیائی ترجیحی تجارتی معاہدے (SAPTA) کے تحت 2016 تک تجارتی اشیاء پر تمام نرخوں کو طے کرنا ہوگا۔

**باکس 2: بھارت کی نان ٹیرف پابندیاں**

۱۔ سینٹری اور فائٹوسینٹری اقدامات (SPS)

۲۔ درآمدی لائسنس اور پرمٹ کی پیچیدگیاں

۳۔ سیمپلنگ اور ٹیسٹنگ کی ضروریات کی بڑی تعداد

۴۔ کچھ سامان کیلیئے لازمی پری شپمنٹ معائنہ

۵۔ کچھ اشیاء صرف مخصوص بندرگاہوں سے اور مخصوص ایجنسیوں کے ذریعے درآمد کی جاسکتی ہیں۔

۶۔ اینٹی ڈمپنگ اور مائکاری اقدامات کا فعال استعمال

ماخذ: WTO بھارت کا تجارتی جائزہ 2011، WTO اور بیکن ہاؤس IPP (ستمبر 2012)

پاکستان کو پسندیدہ ترین قوم کا درجہ دینے کے باوجود پاکستانی اشیاء کیلئے بھارتی منڈی تک رسائی محدود رہی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل سے ثابت ہوتا ہے:

۱۔ پاکستان کی مسابقتی مصنوعات سمجھے جانے والے زرعی اور ٹیکسٹائل کے شعبوں کو بھارت نے پاکستان کے برعکس حساس فہرست میں رکھا ہے۔

۲۔ پاکستانی ٹیکسٹائل برآمدات کی مارکیٹ تک رسائی، بھارت کے بنگلہ دیش اور سری لنکا سے ترجیحی تجارتی معاہدوں کے باعث متاثر ہوئی ہے، جن کے ذریعے ان دونوں ملکوں سے ٹیکسٹائل اور کپڑے کی مصنوعات بھارت برآمد ہوتی ہیں۔

اس کے علاوہ، متعدد جائزوں، جس میں WTO کی جانب سے تجارتی پالیسی جائزہ بھی شامل ہے، کے مطابق بھارت نسبتاً ایک محدود تجارتی پالیسی اپنائے ہوئے ہیں۔ بھارت کی جانب سے نان ٹیرف پابندیوں (NTBs) اور نان ٹیرف اقدامات (NTMs) کا وسیع استعمال، اور اپنے زرعی شعبے کو خاصی سبسڈی دینے کی وجہ سے دونوں ممالک کے مابین آزاد تجارت کے فوائد ممکنہ طور پر کمزور ہو جائیں گے۔

## رکاوٹیں اور دیگر مسائل

پاکستان اور بھارت کے مابین آزاد تجارت میں کئی رکاوٹیں حائل ہیں۔ ان مسائل کو حل کئے بغیر آزاد تجارت کی جانب پیش رفت پر مکمل عمل درآمد نہیں ہوسکتا۔

ان مسائل میں درج ذیل شامل ہیں:۔

۱۔ دوطرفہ سیاسی مسائل جو ابھی حل طلب ہیں، جن میں سیاچین سے فوجوں کی واپسی، سرکریک کی حدبندی، ممبئی دہشت گردی کے حملوں کے ملزموں پر مقدمہ وغیرہ شامل ہیں؛

۲۔ نان ٹیرف اقدامات (NTMs) اور نان ٹیرف پابندیوں (NTBs) کا استعمال جو آزاد تجارت کی راہ میں حائل ہیں؛

۳۔ مناسب تجارتی سہولیات کا فقدان، خصوصاً:۔

الف) بزنس ویزا

ب) دونوں ممالک میں سفری سہولتیں (براہ راست پروازوں کی کمی وغیرہ)

ج) براہ راست رابطوں کا فقدان (موبائل فون سروس/رومنگ وغیرہ)

۴۔ تجارتی سرحدی چوکیوں پر ناکافی انفراسٹرکچر جن میں یہ شامل ہیں:۔

الف) ریلوے اور سڑک کا فریٹ انفراسٹرکچر

ب) کسٹم معائنے کی سہولیات

ج) گودام

د) متعدد ایجنسیوں کی مداخلت

۵۔ پاکستان کی جانب تجارتی سہولتوں والے اداروں کی صلاحیت کا فقدان جس میں درج ذیل شامل ہیں:۔

الف) پاکستان معیار اور کوالٹی جائزہ کی ایجنسی (PSQA)

ب) نیشنل ٹیرف کمیشن (NTC)

**جدول5: مصنوعات کے لحاظ سے متعلقہ حساس فہرستوں کی ترکیب**

حساس فہرست میں ٹیرف لائنوں کی تعداد

| | پاکستان | فیصد | بھارت | فیصد |
|---|---|---|---|---|
| زراعت | 55 | 5.9% | 207 | 23.8% |
| معدنیات | 3 | 0.3% | 8 | 0.9% |
| صنعت | 878 | 93.8% | 653 | 75.2% |
| **میزان** | **936** | **100%** | **868** | **100%** |

**ماخذ: A Primer: پاکستان اور بھارت کے تجارتی تعلقات (1947-2012) بیکن ہاؤس IPP، مئی 2012**

## نتیجہ

ممالک، بالخصوص ہمسایہ ممالک کے مابین آزاد تجارت، اقتصادی ترقی، سرحد پار سرمایا کاری اور صارفین کی بہبود کا ایک اہم عنصر ہے۔

خصوصاً پاکستان اور بھارت کے معاملے میں، دوطرفہ اقتصادی تعاون، باہمی عدم اعتماد اور کشمکش کے خاتمے میں مددومعاون ہوسکتا ہے اور اس سے جنوبی ایشیاء میں امن اور استحکام آسکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں پورے سارک خطے کی اقتصادی صلاحیت کو جلا ملے گی۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ کئی مسائل اور چیلنجز کو دور کیا جائے۔ ان میں سے اہم ترین، تجارت کو محدود اور متاثر کرنے والے عوامل ہیں۔ جیسے بھارت کی جانب سے نان ٹیرف رکاوٹیں (NTBs)، اپنے زرعی شعبے کو زیادہ سبسڈی دینا اور پاکستان کی زیادہ مسابقانہ مصنوعات کو آزاد تجارت کے دائرہ سے باہر رکھنا۔

دوسری طرف، پاکستان کو اپنی سرحدی چوکیوں پر تجارتی سہولتوں کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور زیادہ آزاد تجارت کو موثر بنانے کیلئے اپنے اداروں کی صلاحیت سازی کرنے کی ضرورت بھی ہے۔

## حوالہ جات

ا۔ بین الاقوامی تجارتی کمیشن، امریکا (USITC) کی ایک رپورٹ کے مطابق، بھارت کی سبسڈی پالیسی کے نتیجے میں کسانوں کو کھاد کے لئے 40 سے 75 فی صد اور آبپاشی اور بجلی کے لئے 70 تا 90 فی صد موثر سبسڈی ملتی ہے۔

۲۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ پاکستان نے تقریباً مکمل طور پر اپنے زرعی شعبے کو آزاد کر دیا ہے، تاہم واہگہ اٹاری باڈر پر برآمدی اشیا کی تعداد پر پابندی کے ذریعے اس شعبے کے تحفظ کا کچھ نہ کچھ اہتمام کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک پاکستانی کاشتکاروں نے بھارت کو MFN/NDMA کا درجہ دینے کا خلاف مزاحمت نہیں کی ہے۔ تاہم، ملک کے کاشتکار طبقے نے واہگہ اٹاری بارڈر کے ذریعے پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام زرعی اشیا کی آزاد نقل وحرکت کے معاملے کو بطور 'ریڈ لائن' تیار کیا ہوا ہے۔

### دیگر حوالہ جات


- ☆ ایڈم سمتھ انٹرنیشنل 2012۔ پاک بھارت تجارت کا قانونی جائزہ
- ☆ بیکن ہاؤس IPP۔2012 A Primer پاک بھارت تجارتی تعلقات (1947-2012)
- ☆ بیکن ہاؤس IPP، Study on Regional Integration
- ☆ بیکن ہاؤس IPP۔2012 پاک بھارت تجارتی تعلقات: نان ٹیرف پابندیوں کا اثر
- ☆ سٹیٹ بینک آف پاکستان 2010، پاکستانی معیشت کے اعداد وشمار کا کتابچہ
- ☆ سٹیٹ بینک آف پاکستان۔ اعداد وشمار کا بلیٹن
- ☆ ورلڈ بینک 2012، عالمی ترقی کے اشارات
- ☆ عالمی تنظیم برائے تجارت 2013۔ عالمی تجارتی اعداد وشمار
- ☆ USITC۔2011 بھارت کی زرعی پالیسی، The Role of Input Studies، واشنگٹن ڈی۔سی

پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی


ہیڈ آفس: نمبر 1-B، سٹریٹ 11، F-8/3 اسلام آباد، پاکستان
لاہور آفس: 45۔اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور
ٹیلیفون: 111-123-345 (+92-51) فیکس: 226-3078 (+92-51)
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org